نماز میں آمین کا مسئلہ

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

نماز سری ہو، یا جہری، آمین کہنا مشروع ہے۔ نماز میں اصل سر ہے، یعنی آہستہ پڑھنا۔ جہاں جہر کرنے کی دلیل آ جائے، وہاں جہر کیا جائے گا۔ ایسا نہیں ہوتا کہ جس جگہ آہستہ پڑھنا نہ ہو، وہاں جہر ہو۔ جہر، اخفا کا اظہار ہے۔

علامہ صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي»، قَدْ ثَبَتَ أَنَّهٗ أَمَّنَ، فَيُؤَمِّنُ مِنْ كُلِّ مُصَلٍّ مِنْ مُنْفَرِدٍ وَّإِمَامٍ، وَمَأْمُومٍ؛ لِأَنَّ قَوْلَهٗ : «صَلُّوا»، خِطَابٌ عَامٌّ وَّأَمْرٌ لِّكُلِّ مُؤْمِنٍ بِذٰلِكَ .

''فرمانِ نبوی: ''میری طرح نماز پڑھیں۔'' یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی ہے، لہٰذا منفرد، امام اور مقتدی سب کو (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں) آمین کہنی چاہیے، کیونکہ یہ خطاب عام ہے اور ہر مومن کو حکم ہے۔''

(التحبير لإيضاح معاني التيسير : 285/5)

علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقُوا عَلٰى أَنَّ الْفَذَّ يُؤَمِّنُ مُطْلَقًا، وَالْإِمَامُ وَالْمَأْمُومُ فِيمَا

يُسِرَّانِ فِيهِ يُؤَمِّنَانِ سِرًّا .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ منفرد مطلق طور پر (آہستہ) آمین کہے گا۔ جبکہ امام اور مقتدی سری نمازوں میں آہستہ آمین کہیں گے۔''

(المُفْهِم لِمَا أشْكَلَ من تلخيص مسلم : 44/2، طرح التثريب للعراقي : 267/2)

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ الْمُنْفَرِدَ يُؤَمِّنُ وَكَذٰلِكَ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُومُ فِي الصَّلَاةِ السِّرِّيَّةِ .

''امت کا اجماع ہے کہ منفرد (آہستہ) آمین کہے گا اور اسی طرح امام اور مقتدی بھی سری نمازوں میں (آہستہ) آمین کہیں گے۔''

(شرح النووي : 130/4)

علامہ کاسانی حنفی رحمہ اللہ (٥٨٧ھ) لکھتے ہیں:

إِذَا فَرَغَ مِنَ الْفَاتِحَةِ يَقُولُ : آمِينَ إِمَامًا كَانَ أَوْ مُقْتَدِيًا أَوْ مُنْفَرِدًا وَّهٰذَا قَوْلُ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ .

''اکثر علما کا کہنا ہے کہ امام ہو، مقتدی ہو یا منفرد، فاتحہ کے بعد آمین کہے گا۔''

(بدائع الصنائع :207/1)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ : آمِينَ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ : آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .

''جب کوئی آمین کہے اور آسمان پر فرشتے بھی آمین کہیں اور دونوں کی آمین

باہم موافق ہو جائے، تو اس کے پہلے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

(صحیح مسلم: 410)

علامہ زیلعی حنفی (۷۶۲ھ) اور علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فَائِدَةٌ أُخْرٰی، وَهِيَ انْدِرَاجُ الْمُنْفَرِدِ فِيهِ.

''حدیث کے ان الفاظ میں منفرد (اکیلا نمازی) بھی شامل ہے۔''

(نَصب الراية: 368/1، شرح سنن أبي داود: 197/4)

علامہ ابن عطار رحمہ اللہ (۷۲۴ھ) لکھتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى اسْتِحْبَابِ التَّأْمِينِ لِلْإِمَامِ، وَالْمَأْمُومِ، وَأَمَّا الْمُنْفَرِدُ؛ فَيُسْتَحَبُّ لَهُ أَيْضًا، وَلِكُلِّ قَارِئٍ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ؛ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ»، الْحَدِيثَ؛ وَهُوَ أَعَمُّ مِنْ أَنْ يَّكُونَ إِمَامًا، أَوْ مَأْمُومًا، أَوْ مُنْفَرِدًا، أَوْ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ.

''یہ حدیث دلیل ہے کہ امام اور مقتدی کے لیے آمین کہنا مستحب ہے، نیز منفرد کے لیے بھی آمین کہنا مستحب ہے اور اسی طرح نماز کے علاوہ (سورت فاتحہ کی قرأت کرنے والے) قاری کے لیے بھی مستحب ہے۔ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ: ''جب کوئی آمین کہے۔'' امام، مقتدی، منفرد اور نماز کے علاوہ قرأت کرنے والے، سب کو شامل ہے۔''

(العدة في شرح العمدة: 434/1)

علامہ کرمانی رحمہ اللہ (۷۸۶ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ : «أَحَدُكُمْ» فِيهِ أَنَّ التَّأْمِينَ سُنَّةٌ لِّكُلِّ مُصَلٍّ إِمَامًا أَوْ مَأْمُومًا أَوْ مُنْفَرِدًا .

''فرمان نبوی: ''تم میں سے کوئی ایک۔'' دلیل ہے کہ آمین کہنا امام، مقتدی اور منفرد، ہر نمازی کے لیے مسنون ہے۔''

(الكواكب الدّراري في شرح صحيح البخاري : 145/5)

الحاصل:

امام، مقتدی اور منفرد کے لیے ہر سری اور جہری نماز میں آمین کہنا مستحب ہے۔